Quran Tafsir Ibn Kathir قرآن تفسیر ابن کثیر

Urdu Translation اردو ترجمہ

Maulana Muhammad Sahib مولانا محمد صاحب جوناگڑھی

Surah Zalzalah

سورۃ الزّلزلۃ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

إِذَا زُلۡزِلَتِ ٱلۡأَرۡضُ زِلۡزَالَهَا (١)

جب زمین پوری طرح جھنجھوڑ دی جائے گی

وَأَخۡرَجَتِ ٱلۡأَرۡضُ أَثۡقَالَهَا (٢)

اور اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی

زمین اپنے نیچے سے اوپر تک کپکپانے لگے گی اور جتنے مردے اس میں ہیں سب نکال پھینکے گی۔

جیسے اور جگہ ہے

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمۡ‌ۚ إِنَّ زَلۡزَلَةَ ٱلسَّاعَةِ شَىۡءٌ عَظِيمٌ (٢٢:١)

لوگو اپنے رب سے ڈرو یقین مانو کہ قیامت کا زلزلہ اس دن کا بھونچال بڑی چیز ہے

اور جگہ ارشاد ہے

وَإِذَا ٱلۡأَرۡضُ مُدَّتۡ وَأَلۡقَتۡ مَا فِيہَا وَتَخَلَّتۡ (٨٤:٣،٤)

جبکہ زمین کھینچ کھانچ کر برابر ہموار کر دی جائیگی اور اس میں جو کچھ ہے وہ اسے باہر ڈال دے گی اور بالکل خالی ہو جائیگی

صحیح مسلم شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑوں کو اگل دے گی سونا چاندی مثل ستونوں کے باہر نکل پڑے گا قاتل اسے دیکھ کر افسوس کرتا ہوا کہے گا کہ ہائے اسی مال کے لیے میں نے فلاں کو قتل کیا تھا آج یہ یوں ادھر ادھر بکھر رہا ہے کوئی آنکھ بھر کر دیکھتا بھی نہیں۔

اسی طرح صلہ رحمی توڑنے والا بھی کہے گا کہ اسی کی محبت میں آکر رشتہ داروں سے میں سلوک نہیں کرتا تھا،
چور بھی کہے گا کہ اسی کی محبت میں میں نے ہاتھ کٹوا دیئے تھے، غرض وہ مال یونہی بکھرا پھرے گا کوئی نہیں لے گا۔

وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا (۳)

انسان کہنے لگے گا اسے کیا ہو گیا ہے۔

انسان اس وقت ہکابکارہ جائیگا اور کہے گا یہ تو ہلنے جلنے والی نہ تھی بلکہ ٹھہری ہوئی بوجھل اور جمی ہوئی تھی اسے کیا ہو گیا کہ یوں بید کی طرح تھرانے لگی اور ساتھ ہی جب دیکھے گا کہ تمام پہلی پچھلی لاشیں بھی زمین نے اگل دیں تو اور حیران و پریشان ہو جائیگا کہ آخر اسے کیا ہو گیا ہے؟

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا (۴)

اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کر دے گی

پس زمین بالکل بدل دی جائیگی اور آسمان بھی اور سب لوگ اس قہار اللہ کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے زمین کھلے طور پر صاف گواہی دے گی کہ فلاں فلاں شخص نے فلاں فلاں زیادتی اس شخص پر کی ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کر کے فرمایا:

جانتے بھی ہو کہ زمین کی بیان کردہ خبریں کیا ہوں گی لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی کو علم ہے تو آپ نے فرمایا جو جو اعمال بنی آدم نے زمین پر کیے ہیں وہ تمام وہ ظاہر کر دے گی کہ فلاں فلاں شخص نے فلاں نیکی یا بدی فلاں جگہ فلاں وقت کی ہے۔

امام ترمذی اس حدیث کو حسن صحیح غریب بتلاتے ہیں

معجم طبرانی میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

زمین سے بچو یہ تمہاری ماں ہے جو شخص جو نیکی بدی اس پر کرتا ہے یہ سب کھول کھول کر بیان کر دے گی

بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا (۵)

اس لئے کہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہو گا۔

یہاں وحی سے مراد حکم دینا ہے اوحی اور اس کے ہم معنی افعال کا صلہ حرف لام بھی آتا ہے الی بھی

مطلب یہ ہے کہ اللہ اسے فرمائے گا کہ بتا اور وہ بتاتی جائیگی

يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ (۶)

اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر (واپس) لوٹیں گے تا کہ انہیں ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں

اس دن لوگ حساب کی جگہ سے مختلف قسموں کی جماعتیں بن بن کر لوٹیں گے کوئی بد ہو گا کوئی نیک کوئی جنتی بنا ہو گا کوئی جہنمی

یہ معنی بھی ہیں کہ یہاں سے جو الگ الگ ہوں گے تو پھر اجتماع نہ ہو گا یہ اس لیے کہ وہ اپنے اعمال کو جان لیں اور بھلائی برائی کا بدلہ پا لیں گے اسی لیے آخر میں بھی بیان فرما دیا

فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَهٗ (٧)

پس جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (٨)

اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں گھوڑوں والے تین قسم کے ہیں

- ایک اجر پانے والا
- ایک پردہ پوشی والا اور
- ایک بوجھ اور گناہ والا

اجر والا تو وہ ہے جو گھوڑا پالتا ہے جہاد کی نیت سے اگر اس کے گھوڑے کی اگاڑی پچھاڑی ڈھیلی ہو گئی اور یہ ادھر ادھر سے چر تا رہا تو یہ بھی گھوڑے والے کے لیے اجر کا باعث ہے اور اگر اس کی رسی ٹوٹ گئی اور یہ ادھر ادھر چلا گیا تو اس کے نشان قدم اور لید کا بھی اسے ثواب ملتا ہے اگر یہ کسی نہر پر جا کر پانی پی لے چاہے پلانے کا ارادہ نہ ہو تو بھی ثواب مل جاتا یہ گھوڑا تو اس کے لیے سراسر اجر و ثواب ہے

دوسرا وہ شخص جس نے اس لیے پال رکھا ہے کہ دوسروں سے بے پرواہ رہے اور کسی سے سوال کی ضرورت نہ ہو لیکن اللہ کا حق نہ تو خود اس بارے میں بھولتا ہے نہ اس کی سواری میں پس یہ اس کے لیے پردہ ہے

تیسرا وہ شخص ہے جس نے فخر وریاکاری اور ظلم وستم کے لیے پال رکھا ہے پس یہ اس کے ذمہ بوجھ اور اس پر گناہ کا بار ہے

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ گدھوں کے بارے میں کیا حکم ہے آپ نے فرمایا:

مجھ پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے سوائے اس تنہا اور جامع آیت کے اور کچھ نازل نہیں ہوا

فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَهٗ ۔ وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ

ذرہ برابر نیکی یا بدی ہر شخص دیکھ لے گا (مسلم)

حضرت صعصعہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ آیت سن کر کہہ دیا تھا کہ صرف یہی آیت کافی ہے اور زیادہ اگر نہ بھی سنوں تو کوئی ضرورت نہیں۔ (مسند احمد و نسائی)

صحیح بخاری شریف میں یہ روایت حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

آگ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور کا صدقہ ہی ہو

اسی طرح صحیح حدیث میں ہے:

نیکی کے کام کو ہلکانہ سمجھو گو اتنا ہی کام ہو کہ تو اپنے ڈول میں سے ذرا سا پانی کسی پیاسے کو پلوا دے یا اپنے کسی مسلمان بھائی سے کشادہ روئی اور خندہ پیشانی سے ملاقات کر لے

دوسری ایک صحیح حدیث میں ہے:

سائل کو کچھ نہ کچھ دے دو گو جلا ہوا کھر ہی ہو

مسند احمد کی حدیث میں ہے:

اے عائشہ گناہوں کو حقیر نہ سمجھو یاد رکھو کہ ان کا بھی حساب اللہ لینے والا ہے

ابن جریر میں ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ یہ آیت اتری تو حضرت صدیقؓ نے کھانے سے ہاتھ اٹھا لیا اور پوچھنے لگے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں ایک ایک ذرے برابر کا بدلہ دیا جائیگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے صدیق دنیا میں جو جو تکلیفیں تمہیں پہنچی ہیں یہ تو اس میں آ گئیں اور نیکیاں تمہارے لیے اللہ کے ہاں ذخیرہ بنی ہوئی ہیں اور ان سب کا پورا پورا بدلہ قیامت کے دن تمہیں دیا جائیگا

ابن جریر کی ایک اور روایت میں ہے کہ یہ سورت حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موجودگی میں نازل ہوئی تھی آپ اسے سن کر بہت روئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا مجھے یہ سورت رلا رہی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر تم خطا اور گناہ نہ کرتے کہ تمہیں بخشا جائے اور معاف کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کسی اور امت کو پیدا کرتا جو خطا اور گناہ کرتے اور اللہ انہیں بخشتا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ آیت سن کر پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا مجھے اپنے سب اعمال دیکھنے پڑیں گے

آپ نے فرمایا ہاں

پوچھا بڑے بڑے فرمایا ہاں

پوچھا اور چھوٹے چھوٹے بھی

فرمایا ہاں

میں نے کہا ہائے افسوس!

آپ نے فرمایا:

ابو سعید خوش ہو جاؤ نیکی تو دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ تک اللہ جسے چاہے دے گا ہاں گناہ اسی کے مثل ہوں گے یا اللہ تعالیٰ اسے بھی بخش دے گا

سنو کسی شخص کو صرف اس کے اعمال نجات نہ دے سکیں گے

میں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو بھی نہیں؟

فرمایا

نہ مجھے ہی مگر یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے

اس کے راویوں میں ایک ابن لہیعہ ہیں یہ روایت صرف انہی سے مروی ہے

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا (۷۶:۸)

یعنی مال کی محبت کے باوجود مسکین یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں

تو لوگ یہ سمجھ گئے کہ اگر ہم تھوڑی سی چیز راہ اللہ دینگے تو کوئی ثواب نہ ملے گا

مسکین ان کے دروازے پر آتا لیکن ایک آدھ کھجور یا روٹی کا ٹکڑا وغیرہ دینے کو حقارت خیال کر کے یونہی لوٹا دیتے تھے کہ اگر دیں تو کوئی اچھی محبوب و مرغوب چیز دیں

ادھر تو اس خیال کی ایک جماعت تھی دوسری جماعت وہ تھی جنہیں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ چھوٹے چھوٹے گناہوں پر ہماری پکڑ نہ ہو گی مثلاً کبھی کوئی جھوٹ بات کہہ دی کبھی ادھر ادھر نظریں ڈال لیں کبھی غیبت کر لی وغیرہ جہنم کی وعید تو کبیرہ گناہوں پر ہے تو یہ آیت فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ نازل ہوئی

اور انہیں بتایا گیا کہ چھوٹی سی نیکی کو حقیر نہ سمجھو یہ بڑی ہو کر ملے گی اور تھوڑے سے گناہ کو بھی بے جان نہ سمجھو کہیں تھوڑا تھوڑا مل کر بہت نہ بن جائے۔

ذَرَّةٍ کے معنی چھوٹی چیونٹی کے ہیں

یعنی نیکیوں اور برائیوں کو چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی اپنے نامہ اعمال میں دیکھ لے گا بدی تو ایک ہی لکھی جاتی ہے نیکی ایک کے بدلے دس بلکہ جس کے لیے اللہ چاہے اس سے بھی بہت زیادہ بلکہ ان نیکیوں کے بدلے برائیاں بھی معاف ہو جاتی ہیں ایک ایک کے بدل دس دس بدیاں معاف ہو جاتی ہیں پھر یہ بھی ہے کہ جس کی نیکی برائی سے ایک ذرے کے برابر بڑھ گئی وہ جنتی ہو گیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

گناہوں کو ہلکا نہ سمجھا کرو یہ سب جمع ہو کر آدمی کو ہلاک کر ڈالتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان برائیوں کی مثال بیان کی کہ:

جیسے کچھ لوگ کسی جگہ اترے پھر ایک ایک دو دو لکڑیاں چن لائے تو لکڑیوں کا ڈھیر لگ جائیگا پھر اگر انہیں سلگایا جائے تو اس وقت اس آگ پر جو چاہیں پکا سکتے ہیں

(اسی طرح تھوڑے تھوڑے گناہ بہت زیادہ ہو کر آگ کا کام کرتے ہیں اور انسان کو جلا دیتے ہیں)

****

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com